بسم الله الرحمان الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً

اصل جواب سے پہلے تمہید کے طور پر یہ بات سمجھ لینا مناسب ہے کہ ہمارا ووٹ شرعا تین حیثیتیں رکھتا ہے۔

(۱) شہادت (۲) سفارش (۳) حقوق مشترکہ میں وکالت۔ تینوں صورتوں میں جس طرح قابل، اہل اور نیک وصالح آدمی کو ووٹ دینا موجب ثوابِ عظیم ہے اور اس کے ثمرات اس کو ملنے والے ہیں، اسی طرح نااہل اور غیر متدین شخص کو ووٹ دینا جھوٹی شہادت بھی ہے، بری سفارش بھی اور ناجائز وکالت بھی اور اس کے تباہ کن اعمال بھی اسکے اعمال نامہ میں لکھے جائیں گے۔ اس لئے امیدوار میں کم از کم درج ذیل صفات دیکھی جائیں۔

(۱) امیدوار عقیدے کے اعتبار سے پکا مسلمان ہو اور کھلے عام فسق وفجور میں مبتلا نہ ہو۔ (۲) دیندار ہو اور اہلِ دین وشعائرِ دین کا احترام کرتا ہو۔ (۳) اسلامی حمیت کا حامی ہو اور ملک میں اسلامی قوانین نافذ کرنے کا جذبہ رکھتا ہو۔

(۴) نظام حکومت کو سمجھتا ہو اور قوم وملت کی خدمت کا جذبہ رکھتا ہو۔

(مأخذہٗ: جواہر الفقہ: ج ۲ ص ۲۹۷ تا ۲۹۹، تبویب: ۱۴۲۰/۴، مزید تفصیل کیلئے جواہر الفقہ ملاحظہ فرمائیں)

اس تمہید کے بعد آپ کے اصل سوال کے جوابات درج ذیل ہیں۔

(۱)۔۔۔ دونوں جماعتوں کے منشور کو دیکھا جائے چنانچہ جس جماعت کا منشور اور طریقِ کار دین وملک کے مفاد میں ہو اس جماعت کے امیدوار کو ووٹ دیا جائے اگرچہ اس جماعت کا امیدوار اپنے مدمقابل امیدواروں کی بنسبت زیادہ بہتر نہ ہو، کیونکہ اس میں درحقیقت اس کی جماعت کی تقویت ہے، اور اگر دونوں کا منشور ایک طرح کا ہے تو اس صورت میں زیادہ متدین اور اہل شخص کو ووٹ دیں اور اگر امیدوار اور اس کی جماعت کا منشور ہر اعتبار سے برابر ہے تو ایسی صورت میں کسی ایک کو بھی ووٹ دیا جاسکتا ہے۔ (مأخذہٗ تبویب: ۱۴۲۰/۴)

لقول الله عز وجل: [النساء : ۸۵]

{مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا }

لقول الله عز وجل: [البقرة : ۲۸۳]

وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ }

لقول الله عز وجل: [المائدة : ۲]

{ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ}

فیض القدیر – (۶ / ۲۷۵)

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

٨٩٨٦ – (من كتم شهادة إذا دعي إليها كان كمن شهد بالزور) فكتمان الشهادة حرام شديد التحريم فهو من الكبائر * (ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه)

(۲)۔۔۔کسی کو ووٹ نہ دے کر ضائع کرنا بھی ناجائز اور شرعی جرم ہے، کیونکہ جہاں خیر کی امید نہ ہو وہاں شر کو کم کرنے کی کوشش مستحسن ہے (مأخذہ: جواہر الفقہ: ۲/۳۰۰)

لقول الله عز وجل: [البقرة : ٢٨٣]

{وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ}

عمدة القاري – (باب ما قيل في شهادة الزور)

لقوله تعالى ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فإنه آثم قلبه والله بما تعملون عليم (البقرة ٢٨٣) هذا التعليل في محله أي ولا تخفوا الشهادة إذا دعيتم إلى إقامتها ومن كتمانها ترك التحمل عند الحاجة إليه فإنه آثم قلبه (البقرة ٢٨٣) أي فاجر قلبه وخصه بالقلب لأن الكتمان يتعلق به لأنه يضمره فيه فأسند إليه والله بما تعملون عليم (البقرة ٢٨٣) أي يجازي على أداء الشهادة وكتمانها۔

(۳)۔۔۔ایسی جماعتوں کو ووٹ نہ دیا جائے جن سے دین اور ملک کے بارے میں خیر کی توقع نہ ہو کیونکہ بعض جماعتیں تو لادینی اور اسلام مخالف عناصر کو فروغ دیتی ہیں اور بار بار کے تجربات اور مشاہدات اسکے شاہد ہیں۔

التفسير المنير للزحيلي – (٦ / ٦٢)

وفي الجملة انفردت سورة المائدة ببيان أصول مهمة في الإسلام هي:------ أوجب الله على المؤمنين إصلاح نفوسهم، وأنه لا يضرهم إن استقاموا ضلال غيرهم، وطريق الإصلاح الوفاء بالعقود. وتحريم الاعتداء على الآخرين، والتعاون على البر والتقوى وتحريم التعاون على الإثم والعدوان، وتحريم موالاة الكفار، ووجوب الشهادة بالعدل، والحكم بالقسط والمساواة بين المسلمين وغيرهم. والله تعالى أعلم بالصواب

ضیاء الدین

ضیاء الدین مانسہروی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۹ جمادی الاولی ۱۴۳۳ھ

۲۲ اپریل ۲۰۱۲ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۲۹ جمادی الاولی ۱۴۳۳ھ